السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی اپنی بیوی کو اپنے مال یا ملکیت سے تھوڑا زیادہ، نقدیا جائیداد یا سونا ہدیہ کے طور پر دینا چاہتا ہے تو کیا اس کے اس تصرف سے دوسرے وارثوں کو نقصان پہنچے گا؟ اس طرح کے تصرف کے لئے شریعت نے کس حد تک کا تعین کیا ہے کہ جس سے تجاوز جائز نہ ہو یعنی کل مال کا چوتھائی حصہ یا ایک تہائی؟ اسی طرح اگر کوئی عورت اپنے خاص مال سے اپنے خاوند کو ہدیہ دینا چاہے تو اس کے لئے تصرف کے کیا حدود ہیں؟ رہنمائی فرمائیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خاوند کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی صحت وحیات میں اپنی بیوی کو اس کے صبر یا حسن خدمت یا اس نے اسے جو اپنا مال اور مہر وغیرہ دیا ہے کے عوض جو چاہے ہدیہ دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا مقصد دوسرے وارثوں کو نقصان پہنچانا نہ ہو اس سلسلے میں مال کے چوتھے حصے وغیرہ کی کوئی تعین بھی نہیں ہے۔ اسی طرح بیوی بھی اپنے خاوند کو اپنے مال یا مہر میں سے جو چاہے دے سکتی ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فِإن طِبنَ لَكُم عَن شَيءٍ مِنهُ نَفسًا فَكُلوهُ هَنيـًٔا مَريـًٔا ﴿٤﴾... سورة النساء

''اگر عورتیں اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے ذوق وشوق سے کھا لو''

لیکن حالت مرض میں ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ اس حالت میں یہ وارث کے لئے وصیت شمار ہوگی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

### ج3ص45

### محدث فتویٰ